http://www.sgbauonline.com/

AV–630

B.A.(Part–I) Semester–II Examination

URDU LITERATURE

(Optional)

(Literature of Modern Language)

Time : Three Hours] [Maximum Marks : 80

سوال نمبر۱۔ مندرجہ ذیل اقتباسات میں سے دو اقتباس کی وضاحت مع سیاق وسباق کے کیجئے : 8

۱۔ ''شاید وہ کچھ بہرا بھی تھا اور اس کی دونوں آنکھوں میں پھولیاں تھیں ایک میں زیادہ دوسری میں کم۔ وہ گھر کی چار دیواری کے اندر گھبرایا گھبرایا سا معلوم ہو رہا تھا۔ نو گرفتار پرندے کی طرح سائبان سے دوڑ کر وہ انگنائی میں چلا گیا اور کنویں کی منڈیر پر لاپروائی سے بیٹھ گیا۔ گردن نیچی کئے ہوئے وہ شرما کر دانت نکالے آہستہ آہستہ ہنس رہا تھا اس کے دانت پیلے پیلے تھے پھٹی سے اٹے ہوئے جیسے دانتوں پر سونا چڑھایا جاتا ہے ہم لوگوں نے اسے کھانا دیا۔ وہ بمشکل کھانے پر راضی ہوا مگر جب کھانے لگا تو بھوکے کتے کی طرح کھانے پر ٹوٹ پڑا۔ صحن میں بیٹھا بیٹھا جب وہ رکابی صاف کر چکا تو تیزی سے گرسنہ بھیڑیے کی طرح وہ باورچی خانے میں گھس گیا اور کھانے کی مزید چیزیں تلاش کرنے لگا۔''

۲۔ ''اسے نہانے کو کپڑا دھونے والا صابن دیا گیا اس نے اسے سونگھا۔ منہ بنالیا پھر ہنستا ہوا نہانے کے لئے نل پر بیٹھ گیا۔ اسے ایک پرانا ہاف پینٹ اور ایک پرانی قمیض دی گئی اس نے خوشی خوشی انھیں پہنا، بٹن لگاتے وقت اسے بڑا لطف آرہا تھا۔ کئی بار بٹن کھول کھول کر انھیں لگائے وہ جدّت کا لطف لے رہا تھا اپنے کرتے اور مرزئی میں اس قسم کی نامعقول بندشیں نہیں تھیں۔ نہا دھو کپڑے بدل کر وہ سیدھا باورچی خانے میں گھس گیا اور اب کے اس نے باورچی سے بہ منت اور کچھ کھانے کو مانگا چند سوکھی روٹیاں اسے دے دی گئیں اور اس نے انھیں ہفتوں کے بھوکے کی طرح دو تین لقموں میں ختم کر دیا۔''

۳۔ ''گذشتہ شام کو قصبے کے بنیوں اور قرب وجوار کے مسلمان دیہاتیوں کے درمیان غلے کی خرید و فروخت پر کچھ جھگڑا ہو گیا تھا۔ صبح تک اس معمولی جھڑپ نے ہندو مسلم فساد کی شکل اختیار کرلی۔ قصبے میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ تھی مگر صاحب زر طبقہ حسب معمول ہندوؤں پر مشتمل تھا چنانچہ ظاہر ہے کہ دولت مند مہاجنوں اور مالدار بنیوں کے لئے یہ وقت بہت ہی نازک تھا۔ ان کو اپنی جان کی حفاظت کے علاوہ دھن دولت کی رکھوالی بھی کرنی تھی سیٹھ جی قصبے کے سب سے بڑے رئیس تھے اور درمیانی طبقے کے فاقہ کش مسلمانوں کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتے تھے۔ اس لئے اور بھی کہ انھوں نے اپنی ساری دولت اسی قصبے کے باشندوں کو لوٹ کھسوٹ کر جمع کی تھی۔''

۴۔ ''لیجئے رائے صاحب!'' انسپکٹر صاحب نے اصرار کے ساتھ کہا ''اپنے اٹھارہ آنے واپس لیجئے۔ آپ تو اس رقم کو بہت بڑی دولت میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ ایک دفعہ آپ نے ایسا کیا اب ہماری خاطر سے ایک دفعہ اور سہی'' اور انھوں نے زبردستی سیٹھ جی کے ہاتھ میں پیسے دے دیئے ''اچھا اب بیس سال کے بعد ہم آپ سے پھر ملاقات کریں گے!'' یہ کہہ کر انسپکٹر صاحب کار میں بیٹھ گئے اور کار روانہ ہو گئی۔ سیٹھ جی کو ہوش آیا تو ان کے چاروں طرف ایک خوفناک اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اس اندھیرے میں ان کو دو چمکتی ہوئی چیزیں اپنی ہتھیلی پر نظر آئیں۔ ایک روپیہ اور ایک دوانّی۔ یہ شاید ایک دوسرے مہاجنی سفر کی ابتدا تھی!''

http://www.sgbauonline.com/

http://www.sgbauonline.com/

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل اقتباسات میں سے کنہیں دو اقتباس کی تشریح مع حوالہ کیجئے : 8

۱۔ ''سروش نے کوڑا کرکٹ اٹھانے والی کارپوریشن کی لاری کو دیکھا جو ایک بجلی کے کھمبے کے پاس کھڑی تھی۔ لاری چلانے والا قریب کی ایک دکان سے پان خرید رہا تھا دن بھر کا مارا۔ یکا یک ایک چھوٹا سا غریب بازاری کتا کہیں سے آنکلا۔ سردی سے ٹھٹھرتا ہوا دم دبائے ہوئے لاری کے قریب پہنچا اور پہیوں کو سونگھنے لگا پھر آہستہ آہستہ پتلی سی آواز میں چلانے لگا۔ بے چارہ غریب کتا شاید کئی دن سے بھوکا تھا اور میلے کی لدی ہوئی گاڑی سے ایمونیا کی بو اس کے نتھنوں میں گھسی جا رہی تھی اس کے دماغ پر مسلط ہو رہی تھی۔ اس کی اشتہا کی حس کو اذیت پہنچا رہی تھی۔ بھوکے سروش نے محسوس کیا کہ اگر اس وقت اس کی نگاہوں کے سامنے بھنی ہوئی مچھلی کی پلیٹ ہوتو اس کی اشتہا انگیز بو بھی اسی طرح اس کے دماغ کو پریشان کر دے گی۔''

۲۔ تم کہتے ہو کہ کلکتہ یونیورسٹی کے گریجویٹ ہو، میں اس بات کا بغیر سرٹیفکٹ دیکھے یقین کر لیتا ہوں۔ ہمارے ٹولے میں کئی دسویں پاس بھکاری ہیں لیکن تم پہلے گریجویٹ بھکاری ہو جیسا میں نے شروع میں کہا۔ مجھے تم پر اعتماد ہے تمہاری لیاقت پر، تمہاری دانائی پر، مجھے امید ہے کہ تم ہمارے پیشے کے لئے باعث فخر ہوگے۔ اب اسی پیشے کو پکڑ لو ہمیشہ کے لئے اور اپنی اُن تمام چالاکیوں کو کام میں لاؤ جو تم نے زمانہ تعلیم میں حاصل کی ہیں۔ اگر تم ہوشیار رہے تو ایک دن میری جگہ حاصل کر لوگے۔ لوگ کہتے ہیں کلکتہ انگریزی سلطنت میں جہاں آفتاب کبھی غروب نہیں ہوتا وسعت اور آبادی کے لحاظ سے دوسرا شہر ہے۔ میں نہیں جانتا یہ سچ بھی ہے کہ نہیں لیکن اگر ایسا ہوتو کالی ماتا تمہیں توفیق دیں کہ تم ان کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکو۔''

۳۔ ''زاہد صرف نام ہی کا زاہد نہیں تھا اس کے زہد و تقویٰ کے سبھی قائل تھے اس نے پچیس برس کی عمر میں شادی کی۔ اس زمانے میں اس کے پاس دس ہزار روپے کے قریب تھے۔ شادی پر پانچ ہزار صرف ہوگئے اتنی ہی رقم باقی رہ گئی۔ زاہد بہت خوش تھا اس کی بیوی بڑی خوش خصلت اور خوبصورت تھی۔ اس سے اس کو بے پناہ محبت ہوگئی وہ بھی اس کو دل و جان سے چاہتی تھی۔ دونوں سمجھتے تھے کہ جنت میں آباد ہیں۔ ایک برس کے بعد اُن کے ایک لڑکی پیدا ہوئی جو ماں پر تھی۔ یعنی ویسے ہی حسین و جمیل بڑی بڑی غلافی آنکھیں۔ ان پر لمبی لمبی پلکیں مہین ابرو۔ چھوٹا سا لب و دہن اس لڑکی کا نام سوچنے میں کافی دیر لگ گئی۔ زاہد اور اُس کی بیوی کو دوسروں کے تجویز کیے ہوئے نام پسند نہیں آتے تھے وہ چاہتی تھی کہ زاہد خود بتائے۔''

۴۔ ''جب وہ انار کلی میں سے گزر رہا تھا تو اس کو ایک دوست مل گیا وہ اسے اپنے بوٹوں کی دکان میں لے گیا وہاں اسے تقریباً ایک گھنٹے تک بیٹھنا پڑا کیونکہ بہت دیر کے بعد اس سے ملاقات ہوئی تھی۔ جب اس کے دوست کو دوران گفتگو میں پتا چلا کہ زاہد کے ہاں لڑکی ہوئی ہے تو وہ بہت خوش ہوا۔ تجوری میں سے گیارہ روپے نکالے اور زاہد سے کہا یہ اس بچی کو دے دینا کہنا تمہارے چچا نے دیئے ہیں نام کیا رکھا ہے اس کا زاہد نے لغت کی طرف دیکھا جس کی جلد لال رنگ کی تھی۔ ابھی تک کوئی اچھا نام سوجھا نہیں — اس کے دوست نے جوتے کو کپڑے سے صاف کرتے ہوئے کہا یار نام رکھنے میں دقت ہی کیا پیش آتی ہے ثمینہ ہے، شاہینہ ہے، نسرین ہے، الماس ہے — زاہد نے جواب دیا یہ سب بکواس ہے۔''

http://www.sgbauonline.com/

http://www.sgbauonline.com/

سوال نمبر۳۔ (الف) مندرجہ ذیل اشعار میں سے کن ہی چار اشعار کی تشریح مع حوالہ کیجئے : 16

۱۔ ہوتی نہیں ہے صبح نا آتی ہے مجھ کو نیند — جس کو پکارتا ہوں سو کہتا ہے مر کہیں

۲۔ قاتل ہماری نعش کو تشہیر دے ضرور — آئندہ تا نہ کوئی کسی سے وفا کرے

۳۔ بلبل ہوں صحن باغ سے دور اور شکستہ پر — پروانہ ہوں چراغ سے دور اور شکستہ پر

۴۔ وقت پیری شباب کی باتیں — ایسی ہیں جیسے خواب کی باتیں

۵۔ ہزاز ہیں رنگ عاشقی کے جوان کو برتے وہ ان کو جانے

تم ہی کو ہم بے وفا کہیں گے تم ہی سے ہم التجا کریں گے

۶۔ وہ مجھے قتل کرکے کہتے ہیں — ماننا ہی نہ تھا یہ کیا کہئے

۷۔ تمناؤں میں الجھایا گیا ہوں — کھلونے دے کر بہلایا گیا ہوں

۸۔ یہ بزم مئے ہے یاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی — جو بڑھ کر خود اٹھالے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے

۹۔ خلق کہتی ہے جسے دل تیرے دیوانے کا — ایک گوشہ ہے یہ دنیا اسی ویرانے کا

۱۰۔ یوں مسکرائے جان سی کلیوں میں پڑ گئی — یوں لب کشا ہوئے کہ گلستاں بنادیا!!

سوال نمبر۴۔ مندرجہ ذیل بندوں میں سے کسی دو بندوں کی مع حوالے کے تشریح کیجئے : 16

۱۔ گل چین نے وہ پھول جب اڑایا
اور غنچۂ صبح کھل کھلایا
وہ سبزۂ باغ خواب آرام
یعنی وہ بکاولی گل اندام
جاگی مرغِ سحر کے غل سے
اٹھی نکہت سی فرشِ گل سے
منہ دھونے جو آنکھ ملتی آئی
پر آب و چشم حوض پائی
دیکھا تو وہ گل ہوا ہوا ہے
کچھ اور ہی گل کھلا ہوا ہے
گھبرائی کہ ہیں کدھر گیا گل
جھنجھلائی کہ کون دے گیا جل

http://www.sgbauonline.com/

http://www.sgbauonline.com/

۲۔ ساون میں دیا پھر مہ شوال دکھائی
برسات میں عید آئی قدح کش کی بنائی
کرتا ہے ہلال ابروئے پر خم سے اشارہ
ساقی کو کہ بھر بادے سے کشتیِ طلائی
ہے عکس فگن جام بلوریں سے مئے سرخ
کس رنگ سے ہو ہاتھ نہ مے کش کی حنائی
کوندے ہے جو بجلی تو یہ سوجھے ہے نشہ میں
ساقی نے ہے آتش سے مئے تیز اڑائی
یہ جوش ہے باراں کا کہ افلاک کے نیچے
ہو وے نا ممیز کرہ ناری و مائی
پہنچا کمک لشکر باراں سے ہے یہ زور
ہر نالے کی ہے دشت میں دریا پہ چڑھائی

۳۔ پر آہ آہ شمر نے بڑھ کر غضب کیا — سینہ پہ موزہ حلق پہ خنجر کو رکھ دیا
چلاتے آئے قبر سے محبوب کبریا — باہیں گلے میں ڈال دیں خنجر پکڑ لیا
زہرا پکاری یہ دل حیدر کا چین ہے — میرا حسین ہے ارے میرا حسین ہے
اے شمر مصطفیٰ کی رسالت کا واسطہ — اے شمر مصطفیٰ کی امامت کا واسطہ
اے شمر اہل بیت کی حرمت کا واسطہ — اے شمر کبریا کی عدالت کا واسطہ
صدقہ نبی کی روح کا حیدر کی گور کا — تو گل نا کر چراغ پیغمبر کی گور کا

۴۔ ہم صحبت بے خرد پریشان رہا — تا فہم کو سمجھا کے پشیمان رہا
تعلیم سے جاہل کی جہالت نہ گئی — نادان کو الٹا بھی تو نادان رہا

سوال نمبر۵۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک افسانے کا خلاصہ لکھیے : 16

۱۔ فٹ پاتھ ۲۔ اٹھارہ آنے ۳۔ خودکشی

سوال نمبر۶۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک شاعر کی سوانح حیات وادبی خدمات تحریر کیجیے۔ 16

۱۔ محمد رفیع سودا ۲۔ داغ دہلوی ۳۔ اصغر گونڈوی

http://www.sgbauonline.com/